سوال

(216)نماز میں قرآن کو تجوید کے بغیر پڑھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید کہتا ہے کہ بغیر تجوید مروجہ کے جانے کسی کی نماز نہ ہوگی اور ہر شخص پر تجوید سیکھنا فرض ہے، کیا واقعی وہ عالم یا حافظ یا غیر حافظ جو تجوید نہیں جانتے ان کی نماز نہیں ہوتی ؟ اور کیا ورتل القرآن ترتیلا (المزمل:4) سے فرضیت تجوید القرآن ثابت ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

واضح ہو کہ لغت میں ''تجوید،، کے معنی : تحسین کے ہیں ۔ اور قراء کی اصطلاح میں : تجوید تمام حروف کو ان کے مخارج سے مع جمیع صفات کے ادا کو کہتے ہیں (فوائد مکیہ قاری عبدالرحمن مکی) ۔ ''التجوید : ہولغة : التحسین، واصطلاحا إعطاء الحروف ماتستحقہ من الصفات،، (مفتاح التجوید لعبداللہ بن ابراہیم المکی) . د

وہو اعطاء الحروف حقہا   من صفة لہا و مستحقہا

ورد کل واحد لأصلہا   وللفظ فی نظیرہ کمثلہ

مکملا من غیر ماتکلف   باللفظ فی النطق بلا تعسف

(متن الجزریہ للشیخ ابن الجزری الشافعی)

علم قراءت میں تجوید کے تین مرتبے ہیں (الترتیل : وہوالتاتی بالقراءة (2) الحدر، وہوالإسراع بہا (3) التدویر : وہو مرتبة بینہما ، علماء قرات قواعد تجوید کے مطابق قرآن پڑھنے کو نہایت ضروری قرار دیتے ہیں ۔ تجوید سے نہ پڑھنے والے کو گنہگار کہتے ہیں : ''العمل بہ فرض علی کل مکلف قاری،، (مفتاح التجوید) .

والأخذ بالتجوید حتم لازم   من لم یجود القرآن آثم

لأنہ بہ الإلہ أنزل   وہکذا منہ إلینا وصلا

وہوایضا حلیۃ التلاۃ   وزینۃ الاداء القراءۃ

(متین الجزریہ ملا علی قاری ص: 17، 18، شیخ الاسلام زکریا انصاری: 63)-

اورعلماء حنفیہ اپنے فتاووں میں : تنضید وتسیق یعنی : ترتیب و تنظیم کے ہیں ''الترتیل التنضید والتسیق وحسن النظام ، یقال ثغر رتل ، ای حسن التنضید کنور الاقحوان ، وقیل مستوی البنیان ، وقیل مفلج الأسنان ویقال رتل الشئی ، : تناسق وانتظم انتظاما حسنا ،، مفسرین نے (رتل القرآن ترتیلا) کی قریب قریب ایک ہی تفسیر کی ہے ۔

قال بعضھم : ''بین حروفہ وتان فی اداءہا ، وقیل اقراءہ علی مہل تدبر ، وقیل : اقراء ہ علی تؤدۃ بتبیین الحروف وحفظ الوقوف وإشباع الحرکات ، بحیث یتمکن السامع من عدہا ، قال الزجاج ، : ترتیل القرآن وہوأن تحصیل إلا بتبیین الحروف وإشباع الحرکات ،، اور تفسیر ابن جریر (14 126) میں ہے : ''قال مجاہد : ترسل فیہ ترسلا-،، ان تمام معنوں کا خلاصہ یہ ہے کہ قرآن کو مداور وقوف وحرکات کی پوری رعایت کرتے ہوئے ، اس طرح ٹھہر ٹھہر کر پڑھا جائے کہ تمام حروف اپنے مخارج سے اداہو کر ایک دوسرے سے ممتاز ہوجائیں ۔ یہاں تک کہ سننے والا اگر حروف کو شمار کرنا چاہیے تو شمار کرسکے ۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ کی قراءت ایسی ہی ہوتی تھی ۔

(1) عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسًا: كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: «كَانَ يَمُدُّ صَوْتَهُ مَدًّا» ،، أخرجہ البخاری-

(2) عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ، أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَاتِهِ، قَالَتْ: «مَا لَكُمْ وَصَلَاتَهُ، ثُمَّ نَعَتَتْ قِرَاءَتَهُ فَإِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا» ،، أخرجہ النسائی-

(3) روی الترمذی عنہا ''قالت : کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقطع قراءتہ یقول ، الحمدللہ رب العالمین ، ثم یقف ، الرحمن الرحیم ثم یقف ، وکان یقول مالک یوم الدین ثم یقف ، وقالت عائشۃ رضی اللہ عنہا : کان یقراء السورۃ فیرتلہا حتی تکون اطور من اطول منہا ،،

''ترتیل ،، اور ''تجوید ،، دونوں ایک چیز ہے یا دونوں میں فرق ہے ؟

حضرات قراء نے دونوں کو ایک قرار دیا ہے اور وہ آیت مذکورہ بالا سے ''تجوید ،، کی فرضیت پر استدلال کرتے ہیں ۔ میرے نزدیک دونوں میں فرق ہے اور وہ یہ کہ ترتیل میں تأنی تمہل ، تثبت ، ترسل یعنی : ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا مطلوب وملحوظ ہے ، اور تجوید میں اسراع بھی جائز ہے بشرطیکہ حروف وحرکات وسکنات اور صفات حروف میں خلل نہ واقع ہو ، پس ''تجوید اصطلاحی ،، عام ہے اور ''ترتیل ،، خاص ۔

ظاہر آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ تیر تیل ضروری اور لازم ہے ''وتاکید الفعل بالمصدر ، یدل علی المبالغۃ وایجاب الأمر علی وجہ لا یلتبس فیہ بعض الحروف ببعض ، ولا ینقص من النطق بالحروف من مخرجہ المعلوم ، مع إستیفاء حرکتہ المعتبرۃ ، وانہ لابد منہ اللقاری ،، (فتح البیان : 91/10) ، وکذافی النیسابوری وتفسیر الفخر الرازی ، قال الحافظ فی ''الفتح ،، 9/802 : و ''دلیل جواز الاسراع ماتقدم فی احادیث الأنبیاء ، م حدیث أبی ہریرۃ دفعۃ : خفف علی داود القرآن ، فکان یأمر بدوابہ فتسرج ، فیفرغ من القرآن قبل أن تسرج ،، انتہی

عندالحنفیہ قدر مایجوز بہا لصلوۃ ''تجوید ،، کا جاننا فرض ہے اگر قدر مایجوز بہ الصلوۃ بغیر تجوید کے پڑھے گا تو گنہگار ہونے کے علاوہ ، نماز میں فساد پیدا ہوجائے گا ۔

میرے نزدیک قرآن پڑھنے میں حروف کو ان کے مخارج سے ان کی صفات کے ساتھ ادا کرنا ، اور مد ، وقوف وحرکات وسکنات کی پوری رعایت کرنا ضروری ہے ، پس اگر کوئی عالم جس نے باقاعدہ علم قراءت اور فن تجوید نہیں حاصل کیا ہے ، لیکن قرآن پڑھنے میں صحیح طریقے پر حروف کو مخارج سے مع ان کی صفات کے ادا کرتا ہے ، اور مدوقوف وغیرہ کی رعایت کرتا ہے ، تو اس کی نماز میں خلل نہیں واقع ہوگا ۔ قرآن کو صحیح پڑھنے کی فرضیت سے کون انکار کرسکتا ہے ؟ اور ظاہر ہے کہ صحیح پڑھنے کے لیے کم ازکم معمولی طور پر مخارج اور صفات حروف اور مدووقوف کا علم ضروری ہے ۔ پس ہر مسلمان مردوعورت پر اس کی رعایت ضروری اور لازم ہے ۔ ہاں باوجود کوشش کے کامیابی نہ ہوسکے تو وہ عنداللہ معذور ہوگا ۔ ''عن جابر قال : خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نقرأ القرآن وفینا العربی والعجمی ، فقال : اقرأوا کل حسن ، وسیجی أقوام یقیمونہ کما یقام القدح ، یتعجلونہ ولا یتأجلونہ (ابوداوٗد)

واضح ہوکہ خوش آوازی سے قرآن پڑھنا بالاتفاق امر زائد مستحسن اور مستحب ہے،اور تجوید وترتیل اور حسن صوت میں تلازم نہیں ہے۔ محض خوش آوازی کے ساتھ قرآن پڑھنے کو تجوید سمجھ لینا غلط ہے۔ جولوگ نماز میں قرآن صحیح طریقہ پر نہیں ادا کرتے، ان کی نماز کراہت سے خالی نہیں۔ اورافسوس ہے کہ اس زمانہ میں عوام بالخصوص 'اہل حدیث ، ، اس معاملہ میں بہت غفلت برتتے ہیں۔ انہوں نے غلطی سے تجوید میں اہتمام کوخارجیت یا حنفیت کی علامت سمجھ کراس کی تحصیل تقریباچھوڑدی ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہمارے علماءتک قرآن غیر صحیح پڑھ جاتے ہیں اور عوام کا توپوچھنا ہی کیا ہے!۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون (مصباح بستی شوال وذی العقدہ 1371ھ)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 325

محدث فتویٰ